داستان ایک جوڑی جوتے کی

بش کو جوتے مارنا عالم اسلام کے جذبات کی ترجمانی

جناب بزمی خان صاحب

مسلم فورم نے اپنی خصوصی میٹنگ میں عراقی صحافی منتظرالزیدی کو بش پر جوتے مارنے کے مستحسن اقدام کے لئے مبارکباد پیش کی۔ یہ جوتے اب پولیس کی حفاظت میں ہیں۔ اب سنا جارہا ہے کہ امریکہ اور ادھر عرب دنیا میں بھی اس باہمت کام کے لئے بہت جوش دکھائی دے رہا ہے۔ ان تاریخ ساز پاپوشوں نے ساری دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ لوگ ان جوتوں کے لئے لاکھوں ڈالر کی پیشکش کرنے لگے۔ منتظرالزیدی کا جوتا، بش کی عالمی رسوائی کی علامت بن گیا ''بغداد کا الوداعی بوسہ'' واحد سُپر پاور کے سربراہ کو زندگی بھر یاد رہے گا۔ دنیا بھر کے صحافیوں اوورنائیٹ بناہیر و منتظرالزیدی کی فوراً رہائی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ اس نے ۱۴؍دسمبر کو امریکی صدر جارج بش اور عراقی صدر نورالمالکی کی مشترکہ پریس کانفرنس میں بش پر دو جوتے مارے تھے۔ ٹی وی فوٹیج میں جارج بش کو دکھایا گیا جو جوتے کا نشانہ غلط کرنے کے لئے ڈسکو کرنے لگتے ہیں۔ ان کے قریب عراقی صدر نورالمالکی کو بیٹھے ہوئے دکھایا گیا۔ اس کے بعد پریس کانفرنس میں انتشار پیدا ہوجاتا ہے لوگ منتظرالزیدی کو پکڑنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ فی الوقت وہ عراقی پولیس کی حراست میں ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں کی طرف سے اس کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے جارہے ہیں اور اس کی جلد رہائی کے لئے دعائیں کی جارہی ہیں۔ عراقی قوانین کے مطابق کسی پر جوتا کھینچ کر مارنے پر بہت زیادہ سزا تو نہیں ہوسکتی تاہم یہ کسی کی تذلیل کرنے کا بدترین طریقہ کہا جاسکتا ہے۔ اب اگر اس کے بعد زیدی کو مار بھی ڈالا جائے تو بش کے ماتھے پر لگا یہ داغ نہیں دھل سکتا۔

بش کے دونوں زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے لیبیا نے زیدی کو ایوارڈ دینے کا اعلان کردیا وہیں عالمی قائدین نے اسے شجاعت سے بھرا واقعہ قرار دیتے ہوئے اس کی ستائش کی۔ کسی بھی سماج میں کسی شخص پر جوتا پھینکنا یا اسے غصے میں کتّا کہنا، تضحیک آمیز سمجھا جاتا ہے۔ اردو زبان میں ایسے سینکڑوں محاورے رائج ہیں۔ بس جوتوں سے باہر نکل کر سوچنے کی ضرورت ہے۔ عرب دنیا میں تو امریکہ اور بش کے خلاف اتنا غم و غصہ بھرا ہوا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ کونڈلیزا رائس کو ''کندارا'' کہنا شروع کردیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے ''جوتے کا تسمہ'' چنانچہ سیکورٹی کے پیش نظر افغانستان میں بش اور حامد کرزئی کی مشترکہ پریس کانفرنس میں آئے ہوئے صحافیوں کے جوتے اُتروا لئے گئے۔ تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو۔ سی۔این۔این۔ ٹی۔وی۔ کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں جارج بش نے کہا کہ ان کی زندگی میں جوتا بازی کا یہ واقعہ سب سے زیادہ خوفناک تھا۔ انھوں نے اس معاملے کو ہلکا کرتے ہوئے کہا کہ خودنمائی کرنے کا یہ سب سے عجیب

طریقہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ پورے ملک کی نمائندگی نہیں کرتا ہوتا ہے اور اسے سنجیدگی سے نہیں لیا جانا چاہئے۔ انھوں نے کہا کہ اس معاملے میں عراقی پولیس قوانین کے مطابق کارروائی کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی بش اپنا یہ تاریخ ساز دورہ مکمل کرکے واپس واشنگٹن چلے گئے اور پھر نیوز چینلوں اور اخباروں نے تنقید وتبصروں کے دور کا آغاز کردیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ منتظر الزیدی کے جوتے نے بش جیسے مغرور آمر کو اُس کی اوقات بتادی۔ واضح رہے کہ جوتے کا استعمال کسی کو ذلیل کرنے کے لئے صدیوں سے ہوتا آیا ہے۔ اس کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ جوتا دکھایا جاتا ہے، جوتے مارے جاتے ہیں، جوتوں کا ہار پہنایا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ کسی کی الوداعی تقریب میں پھولوں کے ہار پہنا کر نیک خواہشات کے ساتھ الوداع کیا جاتا ہے لیکن ایک طاقتور ترین ملک کے مغرور اور سفاک ترین قائد کو عراقی صحافی منتظر الزیدی نے اس کے شایان شان، جوتے مار کر الوداع کہہ کے تاریخ رقم کردی۔ زیدی نے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ دنیا کی ساری دولت اور طاقت بھی انجام نہیں دے سکتی تھی۔ ''بش کے منہ پر جوتا'' پھینکنے والے اس باہمت مرد مجاہد نے دنیا بھر کے مظلوموں کے دلوں کو سکون بخشا ہے، ایک ایسی ذہنی طمانینت دی ہے جس کا اظہار الفاظ میں نہیں کیا جاسکتا۔ بش کے منہ پر زیدی کا جوتا ملامت کی علامت بن کر ابھر گیا۔ آل انڈیا قومی مشاورتی کمیٹی کے صدر سید ابوالبرکات نظمی نے اپنی ایک پریس ریلیز میں کہا کہ بش کے خلاف جتنے بھی مظاہرے ہوئے، مضامین لکھے گئے، زیدی کا یہ جوتا ان کی عملی تفسیر ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد اور سفاک قاتل کو ایسی سزا دی ہے جو دنیا کی کوئی عدالت نہیں دے سکتی۔

دنیا کے مختلف شہروں اور تنظیموں کی طرف سے منتظر الزیدی کو مبارکباد دی جارہی ہے اور ان کی جلد رہائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ ادھر ایسی بھی خبریں مل رہی ہیں کہ امریکی فوجیوں نے زیدی کے کمر کی ہڈی توڑ دی ہے اور اس پر مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ خبروں میں بتایا گیا کہ زیدی کے جوتے کو جلا کر راکھ کرکے امریکی فوجی دنیا سے اس تاریخی جوتے کی ہستی کو مٹا دینے کا دعویٰ کررہے ہیں لیکن منہ پر لہراتے ہوئے ان جوتوں کی تصویر بش کے ذہن سے کبھی محو نہیں ہوسکے گی۔

بش کے بھی خوب خوب کارٹون اور ویڈیو گیم تیار کئے گئے ہیں۔ ایک ویڈیو گیم میں بش کو دکھایا گیا ہے جو جوکروں جیسے لباس میں جوتوں کی مار سے بچنے کے لئے ڈسکو کررہے ہیں۔ بچے اس کارٹون پر جوتا پھینک کر صحیح نشانہ لگانے پر نمبر حاصل کررہے ہیں پھینکنے کی مشق کررہے ہیں۔ عراق کے قوانین کے تحت منتظر الزیدی کو دو سال تک قید ہوسکتی ہے۔ معافی مانگنے پر اسے رہا بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہم منتظر الزیدی کو قابل صد مبارکباد سمجھتے ہیں کہ انھوں نے ذلیل کو ذلیل ہی رہنے دیا۔ شہید نہیں بنایا۔ اگر زیدی نے جوتے کے بجائے پستول نکال کر دو گولیاں داغ دی ہوتیں تو ذلیل شہید بن گیا ہوتا۔ بش نے ساری امریکی قوم کو ذلیل کرکے رکھ دیا۔ زیدی کا یہ جوتا بش کی سر پر تا زندگی لہراتا رہے گا اور امریکی قوم کی سبکی کا باعث بنتا رہے گا۔ بش کے پیش روصدور میں کم ہی ایسے ہوں گے جنھیں ذلیل ہونے کے بعد کرسی چھوڑنی پڑی۔ ویت نام کی جنگ نے صدر جانسن کی قدر میں کمی کردی تھی۔ صدر نکسن پر بھی جاتے جاتے اپنے مخالفین کے فون ٹیپ کرانے کا الزام لگایا گیا تھا اور انھیں لعنت ملامت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ صدر بل کلنٹن پر انہی کی سکریٹری لیونسکی سے جنسی

چھیڑ چھاڑ کرنے کا معاملہ خوب اچھلا۔ وہ کافی عرصے تک اپنی قوم سے منہ چھپائے رہے۔ ان صدور کے ساتھ میں جو کچھ بھی سلوک ہوا وہ ان کی اپنی قوم نے ہی کیا لیکن جارج واکر بش کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ اس قوم کے انسان نے کیا جو پانچ برسوں سے قتل وغارت، عصمت دری، لوٹ، قید وبند اور بھکمری کی لعنت جھیل رہی ہے۔ منتظر الزیدی نے ثابت کر دیا کہ عراقی قوم کی بھلے ہی معاشی طور پر کمر توڑ دی گئی ہو لیکن ہمت اور حوصلہ اب بھی باقی ہے۔ انھوں نے دنیا کے سب سے طاقتور شخص کو طوق ملامت پہنا کر ہمیشہ کے لئے ذلیل ترین لوگوں کی قطار میں کھڑا کر دیا۔

اوباما کا شش وپنج:

واضح رہے کہ آج صدر بش جس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، کل اسی پر نامزد صدر باراک اوباما کو بھی بیٹھنا ہے۔ بش نے اس کرسی کی توقیر اور دبدبے کو ختم کر دیا۔ دنیا بھر کے لوگ امریکہ کو پسند کرتے ہیں لیکن امریکہ کی پالیسیاں صیہونی لابی طے کرتی ہے۔ آج بش کھلے عام کہہ رہے ہیں کہ ''عراق میں وسیع تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود ہونے کی غلط اطلاع انھیں تحقیقاتی ایجنسیوں نے دی تھی لیکن عراقیوں پر حملہ کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔'' حقیقت یہ ہے کہ وسیع تباہی کے ہتھیاروں کی موجودگی پر رپورٹ اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے تیار کر کے سی۔ آئی۔ اے۔ کے ہاتھوں میں تھما دی تھی۔ ایران کے معاملے پر بھی وہ امریکہ کو استعمال کر رہا ہے۔ عراق میں اسرائیل کے ہی اشارے پر امریکہ اپنے فوجیوں کو کٹوائے دے رہا ہے۔ ان میں سیاہ فام فوجیوں کی بہتات ہے۔ اسرائیلی فوجی محفوظ ہیں۔ نامزد صدر اوباما شش وپنج میں مبتلا ہیں۔ ان کے بیٹھنے سے پہلے ہی ان کی کرسی کو بش نے گندہ اور بدنام بنا دیا ہے۔ اوباما کے لئے سب سے بڑا چیلنج یہی ہوگا کہ اس کرسی کو استعمال کرنے سے پہلے اسے ''ڈس انفیکٹ'' کریں۔ اس کے بعد وہ ان سیاہ فام امریکی فوجیوں کی جان بچائیں جنہیں امریکی صدر ہر چھوٹے بڑے مرحلے میں بے دریغ کٹواتے رہے ہیں۔ (ماخوذ از ماہنامہ ''زاویہ'' جنوری ۲۰۰۹ء)

